

یک دلگیر محرومی

نمبر 3472

ایک خطبہ

شائع شدہ بروز جمعرات، 19 اگست، 1915

بیان فرمودہ از سی۔ ایچ۔ سپرجن
بمقام میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

"مسیح کے بغیر"

افسیوں 12:2

ہم اس شام دو باتوں پر غور کریں گے—ہمارے ماضی کی حالت کی بدبختی، اور وہ عظیم رہائی جو خدا نے ہمارے لیے مہیا کی۔

پس:

I

ہمارے ماضی کی حالت کی بدبختی :

جان لو اے اہل ایمان، کہ تم بھی تمام بنی آدم کی مانند، ایک وقت مسیح کے بغیر تھے۔ کوئی زبان اُن دو الفاظ—"مسیح کے بغیر"—میں مضمر بدبختی کی گہرائی کو بیان نہیں کر سکتی۔ نہ کوئی فقر اُس کے مانند، نہ کوئی حاجت اُس کے مثل، اور جو اس حالت میں مرے، اُن کے لیے اُس سے بڑھ کر ہلاکت کوئی نہ ہو گی۔

مسیح کے بغیر! اگر یہ کسی تم میں سے ایک کا حال ہے، تو ہم کو جہنم کی آگوں کی تم سے گفتگو کی حاجت نہیں—یہی کافی ہے کہ تم ایک ایسی ہولناک حالت میں ہو کہ مسیح کے بغیر ہو۔

اے افسوس! کیا کیا ہولناکیاں اور بلائیں ان دو الفاظ میں گھنی ہو کر چھپی ہیں

جو شخص مسیح کے بغیر ہے، وہ اُن تمام رُوحانی برکات سے محروم ہے جو فقط مسیح ہی عطا کر سکتا ہے۔ مسیح ایماندار کی زندگی ہے، لیکن جو شخص اُس کے بغیر ہے، وہ اپنے گناہوں اور خطاؤں میں مُردہ ہے۔

وہ پڑا ہے—اُوہ اُس کی لاش پر کھڑے ہو کر ماتم کریں۔ وہ شائستہ ہے، صاف سُتھرا اور آراستہ ہے، مگر زندگی اُس میں نہیں۔ اور جب زندگی نہیں، تو نہ علم ہے، نہ احساس، نہ ہی کوئی قدرت۔

ہم کیا کریں؟ کیا ہم خدا کا کلام لے کر اس مُردہ گناہگار سے وعظ کریں؟ ہمیں حکم ہے، پس ہم کریں گے۔ مگر جب تک وہ مسیح کے بغیر ہے، کوئی نتیجہ پیدا نہ ہو گا، جس طرح الیشع کا خادم جب بچے پر عصا رکھتا ہے تو نہ آواز، نہ سُر، نہ سُنائی دیتا ہے۔

جب تک وہ گناہگار مسیح کے بغیر ہے، ہم اُسے کلیسیا کی رُسومات دے سکتے ہیں، اگر ہم ایسا کرنے کی جرأت کریں۔ ہم اُس کے لیے دعا کر سکتے ہیں، اُسے خدمت کی آواز میں رکھ سکتے ہیں، مگر سب کچھ بے فائدہ ہو گا۔

اے تو، اے زندگی دینے والی رُوح! جب تک تُو اُس گناہگار کے پاس نہ آئے، وہ اب بھی اپنے گناہوں اور خطاؤں میں مُردہ رہے گا۔ جب تک یسوع اُسے ظاہر نہ ہو، زندگی ممکن نہیں۔

مسیح ہی دُنیا کا نور ہے۔ نور مسیح کی بخشش ہے۔ "اُس میں زندگی تھی، اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی۔" لوگ تاریکی میں بیٹھے ہیں جب تک یسوع ظاہر نہ ہو۔ تاریکی گہری ہے، دبیز ہے—سورج، نہ چاند، نہ ستارہ نمودار ہوتا ہے، اور کوئی روشنی نہیں جو عقل، محبت، یا ضمیر کو منور کرے۔

انسان میں قدرت نہیں کہ وہ اپنے لیے نور حاصل کرے۔ وہ دلیل کی نم کی ہوئی تیلی سلگانے کی کوشش کرے، پر وہ صاف شعلہ نہ دے گی۔ توہم پرستی کا چراغ، اپنی نحیف جھلک کے ساتھ، اُسے اُس تاریکی کا اور زیادہ انکشاف دے گا جس میں وہ لپٹا ہے۔

اُٹھ اے صبح کا ستارہ! آ، اے یسوع، اُٹھ تو ہی صداقت کا سورج ہے، اور تیرے پروں کے نیچے شفا ہے۔

مسیح کے بغیر نہ کوئی حقیقی رُوحانی معرفت کا نور ہے، نہ رُوحانی مسرت کا، نہ وہ نور جس میں صداقت کی چمک دیکھی جا سکے یا رفاقت کی گرمی محسوس ہو۔ وہ جان، قبیلہ نفتالی کے لوگوں کی مانند، تاریکی میں بیٹھی ہے اور کوئی نور نہیں دیکھتی۔

مسیح کے بغیر سلامتی نہیں۔ دیکھ اُس بیچاری جان کو، جو جہنم کے کتوں کے پیچھے لگنے سے بھاگ رہی ہے؟ وہ ہوا کی مانند دوڑتی ہے، مگر شکاری اُس سے زیادہ تیز رفتار ہیں۔

وہ دنیاوی لذات میں پناہ لینا چاہتی ہے، مگر اُن عیش و عشرت کے مقاموں میں بھی اُن دوزخی کتوں کی بھونک اُس کو خوفزدہ کرتی ہے۔ وہ نیک اعمال کے پہاڑ پر چڑھنا چاہتی ہے، مگر اُس کی ٹانگیں کمزور ہیں، اور وہ ظلم کے تسلط سے اوپر نہیں جا سکتی۔

وہ ادھر ادھر گھومتی ہے، اپنا راستہ بدلتی ہے، دائیں سے بائیں، مگر وہ دوزخی کتے نہایت تیز رفتار ہیں، نہایت طاقتور سانس رکھتے ہیں، اور اپنے شکار کو کھونے والے نہیں۔

جب تک یسوع مسیح اپنا سینہ نہ کھولے تاکہ وہ بیچاری ستائی ہوئی جان اُس میں پناہ لے، اُسے کوئی سکون نہ ملے گا۔

بغیر مسیح کے آرام نہیں۔ شریر اُس پریشان سمندر کی مانند ہیں، جو قرار نہیں پکڑتا، اور فقط یسوع ہی ہے جو اُس پر فرما سکتا "ہے،" خاموش ہو، تم جا

مسیح کے بغیر کوئی سلامتی نہیں۔ کشتی کو آندھی کے آگے دوڑنا پڑتا ہے، کیونکہ اُس میں لنگر نہیں۔ وہ چٹانوں سے ٹکرا سکتی ہے، کیونکہ اُس کے پاس نہ نقشہ ہے، نہ ملاح۔ جو کچھ بھی ہو، وہ ہوا اور موجوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دی گئی ہے۔ سلامتی اُس کے لیے ممکن نہیں جب تک مسیح نہ ہو۔ لیکن اگر مسیح اُس جان کی کشتی پر سوار ہو جائے، تو وہ زمین کی سب طوفانی آندھیوں کا مضحکہ اڑا سکتی ہے، بلکہ فضاؤں کے سردار کے بھڑکائے ہوئے بگولوں سے بھی نہ گھبرائے گی۔ لیکن مسیح کے بغیر، اُس کے لیے کوئی پناہ نہیں۔

پھر سُن لو، کہ مسیح کے بغیر اُمید نہیں۔ ویران چٹان پر تباہ حال بیٹھی ہوئی جان دور دور تک نظر ڈالتی ہے، پر اُسے کوئی ایسی چیز دکھائی نہیں دیتی جو خوشی بخشے۔ اگر وہ گمان کرے کہ دور کہیں بادبان دکھائی دیتا ہے، تو وہ فریب میں پڑتی ہے۔ وہ پیاسی جان ہے، اور اُس کے چاروں طرف فقط نمکین سمندر کی لہریں ہیں، جو عنقریب آگ کا سمندر بننے والا ہے۔

اوپر دیکھتی ہے تو غضبناک خُدا ہے؛ نیچے نگاہ کرتی ہے تو جہنم کے دبکتے ہوئے گڑھے؛ دہنے طرف الزام کی آوازیں ہیں؛ بائیں جانب آزمائش کرنے والے شیاطین۔ سب کچھ گم ہو چکا ہے! گم، گم، ہمیشہ کے لیے گم! بغیر مسیح کے، بالکل کھویا ہوا، اور جب تک مسیح نہ آئے، اُمید کی ایک کرن بھی اُس ہے چین اُنکھ کو خوش نہ کرے گی۔

مسیح کے بغیر، اے پیارے، یاد رکھو کہ انسان کے تمام مذہبی اعمال باطل ہیں۔ وہ فقط ہوا کے خالی تھیلے ہیں، جن میں کچھ بھی ایسا نہیں جو خُدا کو مقبول ہو۔ وہاں عبادت کی مانند کوئی نقش ہے۔ قربان گاہ، نذر، ترتیب سے رکھی لکڑیاں، اور عبادت گزار اپنے گھٹتے ٹیکتے یا سجدہ کرتے ہیں، مگر آسمان سے قبولیت کی آگ صرف مسیح ہی نازل کر سکتا ہے۔

بغیر مسیح کے، تمہاری قربانی قابیل کی قربانی کی مانند پتھروں پر پڑی رہتی ہے، پر وہ کبھی خوشبودار دھوئیں کی صورت خُدا کے حضور بلند نہ ہو گی۔ بغیر مسیح کے، تمہاری کلیسیائی حاضری غلامی ہے، تمہاری عبادتی محفلیں قید ہیں۔ تمہاری دعائیں فقط خالی ہوا ہیں، تمہارے توبہ کے آنسو ضائع شدہ، تمہاری خیرات اور نیکیاں صرف ایک پتلی تہ ہیں جو تمہاری گہری بدکاری کو چھپانے کی ناکام کوشش ہے۔

تمہارے مذہبی دعوے سفید کیے ہوئے قبریں ہیں، بظاہر خوشنما، مگر اندر سے گلی سڑی ہڈیاں ہیں۔ بغیر مسیح کے، تمہارا دین مُردہ، فاسد، بدبودار، خُدا کے حضور مکروہ، قابلِ نفرت ہے۔ کیونکہ جہاں مسیح نہیں، وہاں کسی بھی عبادت میں زندگی نہیں، اور نہ ہی کوئی ایسی بات جو خُدا کو خوشی دے سکے۔

اور سُنو، یہ بیان کسی ایک یا چند افراد کا حال نہیں، بلکہ اُن سب کا سچا نقشہ ہے جو مسیح کے بغیر ہیں۔ اے تم نیکوکار لوگ جو مسیح کے بغیر ہو، تم بھی اُسی قدر کھوئے ہوئے ہو جتنے بے راہرو۔ اے دولت مند اور معزز لوگ، اگر مسیح کے بغیر ہو، تو تم بھی اُس بدکار عورت کی مانند ہلاک ہو گے جو آدھی رات کو گلیوں میں پھرتی ہے۔

بغیر مسیح کے، اگرچہ تم اپنی خیرات کے انبار لگا دو، یتیم خانے اور شفاخانے وقف کر دو، بلکہ اگر تم اپنے بدن کو جلائے جانے کے لیے دے دو، تب بھی تم پر کوئی نیکی محسوب نہ ہو گی۔ یہ سب کچھ تمہارے لیے بے فائدہ ہو گا۔

بغیر مسیح کے، اگرچہ تم جوش دیانت سے اڑتے جاؤ، یا شہیدوں کی طرح سرگرم ہو کر دوڑ لگاؤ، تب بھی آخر کار تم اپنی ہوس کے غلام اور اپنی حماقت کے شکار بنو گے۔ جب تقدیس نہ ہو، اور برکت نہ ہو، تو تم کو آسمان سے خارج ہونا پڑے گا، اور خدا کے حضور سے دور کر دیا جائے گا۔

بغیر مسیح کے، تم ہر اُس برکت سے محروم ہو جو صرف اُسی کے وسیلہ سے عطا ہوتی ہے۔

مسیح کے بغیر ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ تم اُس کے فضل سے بھرپور تمام دفاتر سے محروم ہو، جو بنی آدم کے لیے نہایت ضروری ہیں—تمہارے پاس کوئی سچا نبی نہیں۔ تم اپنا ایمان کسی انسان کی آستین سے وابستہ کرو گے، اور فریب کھاؤ گے۔ تمہارا عقیدہ درست ہو سکتا ہے، لیکن اگر مسیح تمہارے دل میں نہیں، تو تمہارے پاس جلال کی کوئی اُمید نہیں۔

بغیر مسیح کے، خود حق بھی تمہارے لیے دہشت بن جائے گا۔ بلعام کی مانند، اگرچہ تمہاری آنکھیں کھلی ہوں، تمہاری زندگی پھر بھی اجنبی بنی رہے گی۔ بغیر مسیح کے وہی صلیب جو بعض کو بچاتی ہے، تمہارے لیے پھانسی کا وہ تختہ ہو گی جس پر تمہاری جان ہلاک ہو گی۔

بغیر مسیح کے، تمہارے لیے کوئی سردار کابن نہیں جو تمہاری شفاعت کرے یا کفارہ دے۔ تمہارے لیے کوئی ایسا چشمہ نہیں جس میں تم اپنا گناہ دھو سکو۔ کوئی فسح کا خون نہیں جو تمہارے دروازہ کی چوکھٹ پر چھڑکا جائے، تاکہ ہلاکت کرنے والا فرشتہ گزر جائے۔ نہ تمہارے لیے خوشبو دار بخور کی قربان گاہ ہے، نہ وہ خدا جو کروبیوں کے درمیان مسکرا کر بیٹھا ہو۔

بغیر مسیح کے، تُو اُن سب برکتوں سے بیگانہ ہے، جو کھانت تیری بھلائی کے واسطے فراہم کر سکتی ہے۔ بغیر مسیح کے، تیرے پاس نہ کوئی چرواہا ہے جو تیری نگہبانی کرے، نہ کوئی بادشاہ جو تیری مدد کو آئے۔ تُو مصیبت کے دن اُس کو نہیں پکار سکتا جو ربائی دینے میں قوی ہے۔ خدا کے فرشتے، جو بادشاہ یسوع کی کھڑی فوج ہیں، تیرے دوست نہیں بلکہ تیرے دشمن ہیں۔

بغیر مسیح کے، مشیت تیرے ضرر پر کام کر رہی ہے، نہ کہ تیری بہتری پر۔ بغیر مسیح کے، تیرے لیے آسمان میں کوئی سفارشی نہیں، جو تیری وکالت کرے۔ کوئی نمائندہ نہیں جو وہاں تیرا وکیل بنے اور تیرے لیے مقام تیار کرے۔ بغیر مسیح کے، تُو ایسی بھیڑ ہے جس کا چرواہا نہیں۔ تُو ایسا جسم ہے جس کا سر نہیں۔ بغیر مسیح کے، تُو ایسا یتیم ہے جس کا کوئی باپ نہیں، اور تیری بیوہ جان کا کوئی شوہر نہیں۔

بغیر مسیح کے، تُو نجات دہندہ سے خالی ہے—پس تُو کیا کرے گا؟ جب نجات کی قدر آخری لمحے میں تجھے معلوم ہو گی، ناامیدی کے سنائے میں، اُس وقت تیرا کیا حال ہو گا؟ اور اگر تُو مسیح کے بغیر ہے، تو آسمان میں تیرا کوئی دوست نہیں۔

مختصر یہ کہ، تُو اُن تمام چیزوں سے خالی ہے جو زندگی کو مبارک اور موت کو بابرکت بناتی ہیں۔ بغیر مسیح کے، اگرچہ تُو قارون کی مانند مالدار ہو، سکندر اعظم کی مانند مشہور، سقراط کی مانند دانا ہو، پھر بھی تُو ننگا، مفلس، اور قابلِ رحم ہے—کیونکہ تُو اُس سے خالی ہے جس کے وسیلہ سے سب کچھ ہے، اور جس کے لیے سب کچھ ہے، اور جو خود سب کچھ ہے۔

یقیناً یہ بیان بے فکری کے مارے ضمیر کو بھی جگانے کے لیے کافی ہے۔ لیکن افسوس! مسیح کی دی ہوئی برکتوں سے محرومی، اور اُس کے ادا کردہ نیک فریضوں سے بے نصیبی—یہ سب باتیں تو صرف کنارے کی خسارہ کاری ہیں۔ اصل خطرہ یہ ہے کہ تُو خود مسیح کے بغیر ہے۔

کیا تُو اُس نجات دہندہ کو انسانی صورت میں دیکھتا ہے—خدا جو مجسم ہوا، اور ہم میں سکونت پذیر ہوا؟ وہ اپنی قوم سے محبت رکھتا ہے، اور زمین پر آیا تاکہ اُن کی ناپاکی کو مٹا دے، اور اُن کے لیے ایسی راستبازی مہیا کرے جو اُنہیں جلال سے ملیں کر دے۔ لیکن اگر تُو مسیح کے بغیر ہے، تو وہ زندہ نجات دہندہ تیرے لیے کچھ نہیں۔

کیا تُو اُسے دیکھتا ہے کہ اُسے بھیڑ کی مانند ذبح کے لیے لے جایا گیا؟
وہ ظالمانہ لکڑی پر جڑا گیا—خون بہاتا، جان دیتا؟
بغیر مسیح کے، تُو اُس عظیم قربانی کی تاثیر سے خالی ہے۔
تُو اُس کفارہ دینے والے خون کے اجر سے محروم ہے۔

کیا تُو اُسے دیکھتا ہے کہ وہ آریمنیہ کے یوسف کی قبر میں مردہ پڑا ہے؟
یہ نیند اُس کی قوم کے گناہوں کی قبر ہے، لیکن بغیر مسیح کے تیرے گناہ اب تک بے کفن ہیں—وہ زمین پر چلتے پھرتے ہیں
—وہ عدالت سے پہلے تیرے آگے آگے جائیں گے۔
وہ تیرے خلاف گواہی دیں گے۔ وہ تجھے اُمید کے بغیر گھسیٹ کر لے جائیں گے۔

یاد رکھ، بغیر مسیح کے، تُو اُس کے قیامت میں شریک نہیں۔
اگرچہ تُو بھی موت کے بندھنوں کو توڑ کر جی اُٹھے گا، لیکن نئی زندگی کے لیے نہیں، نہ جلال کے لیے، بلکہ تیرے لیے تو
شرمندگی اور ابدی رُسوائی مقدر ہو گی، اگر تُو مسیح کے بغیر ہے۔

اُسے دیکھ، جب وہ بلندی پر چڑھتا ہے۔
وہ اپنے فتوحات کے رتھ پر آسمان کی گلیوں سے گزرتا ہے۔
وہ انسانوں کے لیے تحفے بانٹتا ہے، لیکن مسیح کے بغیر تیرے لیے اُن تحفوں میں کوئی حصہ نہیں۔
وہ برکتیں اُن کے لیے نہیں جو مسیح کے بغیر ہیں۔

وہ اُس بلند تخت پر بیٹھا ہے، اور ہمیشہ کے لیے شفاعت اور سلطنت کرتا ہے
لیکن مسیح کے بغیر تیرا اُس کی شفاعت میں کوئی حصہ نہیں، نہ ہی اُس کے جلال میں تجھے کوئی وارثی حاصل ہو گی۔

وہ آنے والا ہے۔
سُن! نرسنگے کی آواز گونج رہی ہے۔
!میرا نبوتی کان اُس نغمے کو سن رہا ہے
،وہ آتا ہے، جلالی شان و شوکت سے گھرا ہوا
،اور اُس کے سب مقدسین اُس کے ساتھ سلطنت کریں گے
لیکن مسیح کے بغیر، تُو اُس رونق میں کوئی حصہ یا میراث نہیں رکھتا۔

،وہ اپنے باپ کے پاس واپس جاتا ہے
،اور اپنی سلطنت اُسے سونپ دیتا ہے
اور اُس کی قوم اُس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے محفوظ رہتی ہے۔
،لیکن مسیح کے بغیر، نہ کوئی ہو گا جو تیرے اُنسو پونچھے
نہ کوئی جو تجھے زندگی کے پانی کے چشمے کی طرف لے چلے۔
،نہ کوئی ہاتھ ہو گا جو تجھے کھجور کی ڈال دے
نہ کوئی مسکراہٹ جو تیری حیاتِ جاوداں کو مبارک کرے۔

،اے میرے عزیز سننے والو
میں تمہیں بیان نہیں کر سکتا کہ اُن بھیانک الفاظ "بغیر مسیح" کے اندر کیسی نا قابلِ بیان ہلاکتیں اور مصیبتیں چھپی ہوئی ہیں۔

،اگر آج تُو مسیح کے بغیر ہے
،تو تُو خود بھلائی کی اصل سے خالی ہے
،اور تیری سب سے قیمتی نعمتیں محض خالی دعوے ہیں
نہ کہ حقیقی نعمتیں۔

بغیر مسیح کے، سب رسمیں اور فضل کے وسائل بے فائدہ ہیں۔
،یہی مقدس کتاب، جس کا وزن پیرے جواہرات سے تولا جائے
—اور اگر کوئی دانا ہو، تو وہ ان قیمتی پتھروں کو چھوڑ کر اسی کتاب کو چنے گا
یہی مقدس کلام، تیرے لیے بے اثر ہے اگر تُو مسیح کے بغیر ہے۔

شاید تمہارے گھروں میں کلام مقدس موجود ہو، جیسا کہ مجھے امید ہے کہ ہے؛
لیکن اگر مسیح نہ ہو، تو کلام بھی مردہ حرف ہے۔
آہ! کاش تم سب وہی کہہ سکو، جو ایک مسکین عورت نے کہا
میرے پاس مسیح یہاں ہے، "اُس نے کتاب مقدس پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"
اور میرے پاس مسیح یہاں ہے، "اُس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا"
اور میرے پاس مسیح وہاں ہے، "اُس نے آسمان کی طرف نگاہیں بلند کرتے ہوئے کہا۔"

لیکن اگر تیرے دل میں مسیح نہیں
تو تو کتاب میں بھی اُسے نہ پائے گا؛
کیونکہ اُس کی شیرینی، اُس کی برکت، اور اُس کی فضیلت
صرف وہی پاتے ہیں جو دل سے اُسے جانتے اور اُس سے محبت رکھتے ہیں۔

یہ گمان نہ کر کہ مخصوص مقدار میں کلام مقدس کی تلاوت
یا مخصوص اوقات میں دعائیں دہرانا
یا عبادت گاہ میں باقاعدہ حاضری دینا
اور عوامی عبادات و خیرہ اداروں کی امداد میں چند سونے کے سکے دینا
تیری رُوح کی نجات کو یقینی بنا دیں گے۔

نہیں، تو نئے سرے سے پیدا ہونا چاہیے۔
اور اگر تو اب تک مسیح کے بغیر زندہ ہے
تو نئی پیدائش بھی تجھ میں واقع نہیں ہوئی—یہ ممکن ہی نہیں۔

مسیح کا ہونا آسمان میں داخلے کے لیے لازم و ملزوم شرط ہے۔
اگر تو اُس کا ہے، تو چاہے ہزار کمزوریوں میں گھرا ہو
پھر بھی تو ابدی جلال کے نور کو دیکھے گا۔
لیکن اگر تو مسیح کے بغیر ہے، تو افسوس
تیری ساری کوشش، اور تیرے مذہب کی تھکادینے والی غلامی
صرف ایک خود ساختہ راستبازی بنے گی
جو تیری اُمیدوں کو توڑ دے گی
اور خُدا کی ناراضگی کا سبب بنے گی۔

اور اے عزیزو، مسیح کے بغیر ایک ہولناک سچائی سامنے آتی ہے
کہ عنقریب تو ہلاک ہو جائے گا۔
میں اس پر کثرت سے گفتگو کرنا پسند نہیں کرتا
لیکن چاہتا ہوں کہ تو اس پر سوچے۔

—مسیح کے بغیر تو جی سکتا ہے، اے جوان مرد
لیکن یاد رکھ، تو زندگی کی بہترین خوشیوں سے محروم رہے گا۔
مسیح کے بغیر تو جی سکتا ہے، اے توانا اور قوی مرد
لیکن یاد رکھ، مصیبتوں کے بیچ تو سب سے بڑی تسلی کھو دے گا۔
مسیح کے بغیر تو جی سکتا ہے، اے بوڑھے
اور اپنے عصا پر ٹیک لگا کر زمین کی خاک پر قناعت کر سکتا ہے
جس میں تو جلد دفن کیا جائے گا
لیکن یاد رکھ، کمزوری کے وقت تو اُس شیریں تسلی سے محروم رہے گا
جو صرف مسیح دے سکتا ہے۔

لیکن یاد رکھ، اے انسان، تو جلد مرے گا۔
یہ اہم نہیں کہ تو کتنا قوی ہے—موت تجھ سے زیادہ قوی ہے
اور وہ تجھے گرا دے گی، جیسے شکاری کتا ہرن کو گراتا ہے۔
"اور پھر—"یردن کے پھولنے پر تو کیا کرے گا
اگر مسیح تیرے ساتھ نہ ہو؟

جب تیری آنکھیں بند ہونے لگیں،
 اگر مسیح نہ ہو، تُو کیا کرے گا؟
 جب موت کی آواز تیرے گلے میں گونجنے لگے
 اگر مسیح نہ ہو، تُو کیا کرے گا؟
 جب وہ تجھے تکیوں سے سہارا دیں
 جب وہ تیرے بستر نزع کے گرد روئیں
 جب نبض سست اور کمزور ہو جائے
 —جب تُو پردہ اُٹھا کر اُس خشمگین خُدا کی ہیبت ناک نگاہوں کے سامنے بے جسم کھڑا ہو
 تُو کیا کرے گا، اگر مسیح تیرے ساتھ نہ ہو؟

اور جب عدالت کا نرسنگا تجھے قبر سے جگائے گا
 اور جسم و جان آخری اور مہیب محاکمے میں ایک ساتھ کھڑے ہوں گے
 اُس بولناک مجمع کے بیچ، اے گناہگار
 تُو کیا کرے گا اگر مسیح تیرے ساتھ نہ ہو؟

جب فصل کاٹنے والے خُدا کی کھیتی سمیٹتے نکلیں
 جب درانتی خون سے سرخ ہو
 جب انگور خُدا کے غضب کے کولہو میں ڈالے جائیں
 —اور روندے جائیں یہاں تک کہ خون گھوڑے کی لگاموں تک بہے
 اُس وقت، میں تجھ سے پوچھتا ہوں، تُو کیا کرے گا
 اگر مسیح تیرے ساتھ نہ ہو؟

اے گناہگار
 میں تیری خاطر دعا کرتا ہوں کہ یہ الفاظ
 تیرے کانوں میں گونجتے رہیں، یہاں تک کہ تیرے دل میں اُتر جائیں۔
 کاش تُو ان پر کل سوچے
 اور پرسوں بھی، اور اُس کے بعد بھی۔
 "بغیر مسیح کے"
 میں چاہتا ہوں کہ تُو مرنے کے بارے میں سوچے
 عدل کیے جانے کے بارے میں
 —اور مجرم ٹھہرائے جانے کے بارے میں
 "بغیر مسیح کے"

خُدا اپنی رحمت سے تجھے تیری حالت دکھائے
 اور تجھے اُس کی طرف دوڑنے کی توفیق دے
 جو اُن سب کو بچانے پر قادر ہے
 جو اُس کے وسیلے خُدا کے پاس آتے ہیں۔

مسیح مانگنے سے ملتا ہے۔
 مسیح لینے سے حاصل ہوتا ہے۔
 اپنا سوکھا ہوا ہاتھ بڑھا
 اور اُسے تھام لے۔
 اُس پر ایمان لا
 اور وہ تیرا ہو جائے گا، ابد تک۔
 اور تُو اُس کے ساتھ ہو گا
 جہاں وہ ہے
 ہمیشگی کی خوشی میں۔

اور اب جبکہ ہم نے اپنے ماضی کی بدحالی پر غور کیا
 —تُو اُو اُس قلیل وقت میں جو ہمارے پاس ہے

خُدا کے لوگوں کے دلوں میں اُس کی مہربانیوں کے لیے شکرگزاری کو جگائیں۔

اب ہم مسیح کے بغیر نہیں
لیکن اے ایماندارو، مجھے بتاؤ
اگر تمہارے پاس مسیح نہ ہوتا
تو آج تم کہاں ہوتے؟

کچھ تم میں سے تو یقیناً
آج رات کسی شراب خانے یا گناہ کے اڈے میں ہوتے۔
تم اُن شور و غل کرنے والوں کے ساتھ ہوتے
جو خُداوند کے دِن کا مذاق اُڑاتے ہیں۔
تم جانتے ہو کہ یہ سچ ہے
"کیونکہ" تم میں سے بعض ایسے ہی تھے۔

تم اس سے بھی بدتر حالت میں ہوتے
کسی فاحشہ کے گھر میں
یا انسانوں اور خُدا کے قوانین کو پامال کرتے ہوئے۔
"کیونکہ" ایسے ہی بعض تم میں سے تھے
مگر اب تم ڈھل گئے ہو
اب تم پاک ٹھہرائے گئے ہو۔

تو پھر سوچ
بغیر مسیح کے تو کہاں ہو سکتا تھا؟

تو جہنم میں ہو سکتا تھا۔
—تو ہمیشہ کے لیے رحمت سے خارج کر دیا گیا ہوتا
خُدا کی حضوری سے ابدی جلاوطنی کے لیے مجرم ٹھہرایا گیا ہوتا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اُس ہندوستانی کا نظارہ ایک عمدہ تمثیل ہے
کہ مسیح کے بغیر ہم کہاں ہوتے۔
جب اُس سے پوچھا گیا کہ مسیح نے تیرے لیے کیا کیا؟
تو اُس نے ایک کیڑا اُٹھایا، زمین پر رکھا
اور اُسے تنکوں اور لکڑیوں کا حلقہ بنا کر گھیر دیا
پھر اُسے آگ لگا دی۔
جب آگ دہکنے لگی
تو وہ مسکین کیڑا تڑپنے اور تڑپ تڑپ کر بل کھانے لگا۔
تب اُس ہندوستانی نے جھک کر نرمی سے اُسے اپنی انگلی سے اُٹھایا
اور کہا: "یہی مسیح نے میرے لیے کیا۔
میں اُس خوفناک آگ کے حلقے میں گھرا ہوا تھا
نہ میرے پاس بچاؤ کا کوئی وسیلہ تھا
مگر اُس کے چھیدے ہوئے ہاتھ نے
"مجھے اُس جلتے عذاب سے نکال لیا۔"

اس پر غور کرو، اے ایماندارو
اور جب تمہارے دل پگھلیں
تو اُس کی مانند ہو جاؤ
اور اُس کی ستائش کرو
کہ اب تم مسیح کے بغیر نہیں ہو۔

پھر سوچو، اُس کے خون نے تمہارے لیے کیا کیا۔
ہزار میں سے صرف ایک بات لے لو

اُس نے تمہارے بے شمار گناہوں کو دُور کر دیا۔
تم مسیح کے بغیر تھے
اور تمہارے گناہ اُس پہاڑ کی مانند کھڑے تھے
جس کی سیاہ اور کرخت چٹانیں آسمانوں کو چیلنج کرتی ہیں۔
اُس پہاڑ پر یسوع کے خون کا ایک قطرہ گرا
اور لمحہ بھر میں سب کچھ مٹ گیا۔

تمہارے تمام عمر کے گناہ ایک ہی دم میں دُھل گئے
!اُس قیمتی خون کے لگنے سے

!اوہ

یہوواہ کے نام کو مبارک کہو
کہ اب تم کہہ سکتے ہو
،اب گناہ سے آزاد، میں وسیع میدان میں چلتا ہوں"
میرے نجات دہندہ کے خون نے مجھے مکمل رہائی دی۔
،اُس کے عزیز قدموں پر میں راضی ہوں بیٹھنے کو
،ایک گناہگار جو بچا لیا گیا
"اور سجدہ کرتا ہے۔

،اور اب، جبکہ مسیح تمہارا ہے
اُس راہ پر بھی غور کرو جس سے وہ آیا
اور تمہیں اپنے ساتھ شریک کیا۔

!اوہ

کتنی دیر وہ سردی میں تیرے دل کے دروازے پر دستک دیتا رہا۔
تُو نے اُسے قبول نہ کیا۔
تُو نے اُسے حقیر جانا۔
تُو نے اُسے رد کیا۔
تُو نے اُسے ٹھکرایا
ایسا گویا تُو نے اُس کے منہ پر تھوکا
اور اُسے رسوائی دی
کہ بس وہ جاتا رہے۔

،پھر بھی وہ تجھے پانا چاہتا تھا
،اور اُس نے تیرے سب اعتراضات کو زیر کیا
،تیرے نالائق ہونے کو نظرانداز کیا
اور آخر کار تجھے چھڑا کر
اپنا قرار دیا۔

،سوچ، اے پیارے
،اگر اُس نے تجھے تیرے اپنے ارادے پر چھوڑ دیا ہوتا
تو تیرا حال کیا ہوتا؟
تُو شاید اُس کے خون کو
،اپنے سر پر لے آتا
اپنے گناہ کی شدت میں اضافے کے لیے۔
لیکن اُس کے بدلے
اب اُس کا خون تیرے دل پر لگا ہے
تیری معافی کی مہر کے طور پر۔

تُو خوب جانتا ہے
کہ یہ کیسا فرق پیدا کرتا ہے۔

اِوہ

کیا ہی ہولناک نعرہ تھا
یروشلم کی گلیوں میں
"اُس کا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر"
اور جب یروشلم کی گلیاں خون سے بہہ گئیں
تو گواہی دی
کہ مسیح کے خون کا اُس کے دشمنوں پر آنا
کیسی مہیب بات ہے۔

لیکن اے محبوبو
تمہارے لیے وہ قیمتی خون
ضمیر کو پاک کرنے والا ہے۔
یہ تمہاری مقبولیت کی مہر بن گیا ہے
اور اب تم اُس فدیہ میں شادمان ہو سکتے ہو
جو اُس نے ادا کیا
اور اُس معافی میں خوشی منا سکتے ہو
—جو تمہیں ملی
ناقابلِ بیان خوشی کے ساتھ
جلال سے معمور۔

اور میں نہیں چاہتا
کہ تم اُس بے انداز قیمت کو بھولو
جو اس انمول نعمت کے حصول کے لیے ادا ہوئی۔
مسیح تمہارا نہ ہو سکتا
اگر وہ آسمان میں ہی رہتا۔
اُسے زمین پر آنا ضروری تھا
اور پھر بھی
وہ تمہارا نہ ہو سکتا
جب تک کہ وہ خون نہ بہائے
اور مر نہ جائے۔

اِوہ

کیا ہی ہولناک دروازے تھے
جن سے مسیح کو گزرنا پڑا
تاکہ وہ تم تک پہنچ سکے۔

آج وہ تمہیں آسانی سے پاتا ہے
لیکن اُس وقت
جب وہ تم تک آ رہا تھا
اُسے خود قبر سے گزرنا پڑا

سو اُس پر غور کرو
اور حیرت زدہ ہو جاؤ

اور یہ کہ تُو مسیح کے بغیر کیوں نہیں چھوڑا گیا؟
میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ
آزاد مرضی کے عقائد کی طرف جھکتے ہیں۔
لیکن میرا دل فطرتاً
خُدا کے حاکمانہ فضل کی طرف جھکتا ہے۔
میں اپنی نجات کی کوئی وجہ نہ دیکھ پایا
سوائے اِس کے کہ خُدا نے یہی چاہا۔

میں، چاہے کتنی ہی شدت سے تلاش کروں
اپنے اندر کوئی بھی وجہ نہیں پاتا
کہ کیوں مجھے الہی فضل میں شریک کیا گیا۔

اگر آج رات میں مسیح کے بغیر نہیں ہوں
تو صرف اُس لیے
کہ یسوع کی مرضی یہی تھی
کہ وہ مجھے اپنے ساتھ رکھے
جہاں وہ ہے
اور میں اُس کے جلال میں شریک ہوں۔

پس میں اُس تاج کو
کہیں اور نہیں رکھ سکتا
سوائے اُس کے سر پر
جس کے زبردست فضل نے
مجھے اُس گڑھے میں جانے سے بچایا۔

اے عزیزو،
اُو اُس ہزار نعمتوں میں سے ایک اور پر غور کریں
جن کا ذکر ہم وقت کی تنگی کے باعث نہیں کر سکتے۔
یاد رکھو
آج کی رات تم نے کیا پایا ہے جب تمہارے پاس مسیح ہے۔

—نہیں، نہیں، نہیں
مجھے یہ نہ بتاؤ کہ تمہارے پاس کیا کچھ نہیں ہے۔
تم کہتے ہو: تمہارے پاس معین آمدنی نہیں
تمہارے پاس کفایت نہیں
دولت نہیں
دوست نہیں
آرام دہ مکان نہیں۔

مگر کیا تمہارے پاس نجات دہندہ نہیں؟
کیا تمہارے پاس مسیح نہیں؟

اور یہ کیا معنی رکھتا ہے؟
جس نے اپنے بیٹے کو دریغ نہ کیا
بلکہ ہم سب کی خاطر اُسے دے دیا
"وہ اُس کے ساتھ ہمیں سب کچھ مفت کیوں نہ دے گا؟"

جس کے پاس مسیح ہے
اُس کے پاس سب کچھ ہے۔
مسیح یسوع میں ساری نعمتیں یکجا ہیں
اور اگر تم نے اُسے پا لیا ہے
تو تم ہر قسم کی خوشی میں مالا مال ہو۔

کیا؟

تمہارے پاس یسوع مسیح ہو
اور تم بے اطمینانی میں ہو؟
مسیح تمہارا ہو
اور تم شکایت کرو؟

اے عزیزو،
مجھے تمہیں نرمی سے ملامت کرنے دو
اور تم سے التماس ہے کہ اُس بدعادت کو ترک کرو۔

اگر تمہارے پاس مسیح ہے
تو تمہارے پاس باپ خدا ہے
جو تمہارا محافظ ہے
اور رُوح القدس ہے
جو تمہارا تسلی دینے والا ہے۔

تمہارے موجودہ احوال تمہاری بھلائی کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں
اور آئندہ کی سب باتیں
تمہارے لیے خوشی کا حصہ تیار کر رہی ہیں۔

تمہارے پاس فرشتے ہیں
جو زمین و آسمان میں تمہاری خدمت گزاری کو مامور ہیں۔
تمہارے لیے تقدیر کے تمام پہلے
برکت کے ساتھ گھومتے ہیں۔
میدان کے پتھر تمہارے ساتھ صلح میں ہیں۔
تمہارے روزمرہ کے دکھ
تمہاری برکت کے لیے مقدس بنائے گئے ہیں۔

تمہاری زمینی خوشیاں
آسمانی نعمت سے متصل ہیں
اور برکت سے معمور کی گئی ہیں۔
تمہاری نفع اور نقصان دونوں
تمہارے فائدے میں شمار کیے گئے ہیں۔
تمہارے اضافہ اور کمی
دونوں تمہاری رُوح کی تسکین میں اضافہ کرتے ہیں۔

تمہارے پاس
وہ کچھ ہے
جو کسی اور مخلوق کو میسر نہیں۔
تمہارے پاس
وہ کچھ ہے
جو تمام دنیا بھی نہ دے سکے
تاکہ تمہاری پاک پسند کو تسکین دے
اور تمہاری خوش رُوح کو مسرور کرے۔

پس،
کیا تم خوش نہ ہو گے؟
میں چاہتا ہوں کہ تم آج کی شام
اُس ضیافت کی میز پر
یوں آؤ
کہ اپنے دل میں کہو:
"چونکہ میں مسیح کے بغیر نہیں ہوں"
بلکہ یسوع مسیح میرا ہے
سو میں خوش ہوں
"ہاں، میں خوشی مناؤں گا۔"

!اور اوہ
، اے مسیحی دوستو
، اگر تم نے اپنی شہادتیں کھو دی ہیں
تو مسیح کے پاس جاؤ
تاکہ سب کچھ اسی میں پاؤ۔
، اپنی موم بتی جلانے کو دیا سلاٹیاں نہ رگڑو
بلکہ سورج کی طرف رخ کرو
اور اُس کی مکمل روشنی سے نور حاصل کرو۔

، اے تم جو شک میں ہو
، مایوس ہو
، اور دل شکستہ ہو
، گزشتہ کا باسی نان نہ تلاش کرو
بلکہ اُس مٹا کو حاصل کرو
جو آج تازہ
صلیب کے قدموں پر گرا ہوا ہے۔

اور تم جو بھٹک گئے ہو
، اور برگشتہ ہوئے ہو
، اپنی نااہلیت کی وجہ سے
، مسیح سے دُور نہ رہو
بلکہ تمہارے گناہ ہی تمہیں
مزید جلدی اُس کے قدموں تک لے آئیں۔

، اؤ
، اے گناہگارو
، اؤ
، اے مقدسو
، اؤ
اے تم جو یہ دعویٰ کرنے کی جرأت نہیں رکھتے
، کہ تم اُس کے لوگ ہو
، اؤ
اے تم جن کا ایمان فقط
، رائی کے دانے کے برابر ہے
، اؤ
، اے تم جن کے پاس ایمان بالکل نہیں
اب اؤ
یسوع کے پاس
:جو فرماتا ہے
جو کوئی پیاسا ہو"
وہ آئے
"اور زندگی کا پانی مفت پئے۔

خُدا کرے
کہ وہ جنہیں محسوس ہوتا ہے
کہ وہ مسیح کے بغیر ہیں
، کیونکہ نہ انہیں خوشی حاصل ہے
، نہ رفاقت کا کوئی احساس
، اب اُس کے نام
، اُس کے عہد

اور اُس کے وعدوں کو
زندہ ایمان سے تھام لیں۔

—بلکہ اس سے بڑھ کر
وہ اُسے اپنے دل کی سرشاری میں پا لیں
اور تمام حمد
اُسی کو ملے۔

آمین۔

تَفْسِير از سی۔ ایچ۔ سَنَرَجَن
زُبُور 50: 14-23؛ حزقی ایل 36: 21-38
زُبُور 50: 14-23

،اس زبور کے ابتدائی حصہ میں خُداوند نے اپنے قوم سے نہایت جلالی انداز میں ملامت کی
اس بابت کہ اگر قربانیاں اور رسوم
زندہ ایمان اور پاکیزہ زندگی کے بغیر ہوں
تو وہ یکسر بے وقعت اور ناپسندیدہ ہیں۔

اور وہ سب کچھ
—تلاش کرنے والے سوال میں یوں سمیٹ دیتا ہے
:آیت 13
کیا میں بیلوں کا گوشت کھاؤں گا؟
"یا بکروں کا خون پیوں گا؟"

،کیا تُو،
،اے بنی آدم،
اپنے خُدا کے بارے میں ایسی پست رائے رکھتا ہے
کہ وہ محض ظاہری رسوم سے خوش ہو جاتا ہے؟

،دیکھ،
خُداوند کس قدر تحقیر سے
اُن قربانیوں کو دیکھتا ہے
،جو اگرچہ اُس کی شریعت سے مقرر ہیں
لیکن جب بنی آدم اُن پر تکیہ کریں
،اور اُسی کو انتہا سمجھیں
تو وہ اُس کے حضور بوجھ بن جاتی ہیں۔

:آیت 14
"،خُدا کے حضور شکرگزاری کی قربانی گُزران"

یہی ہے
—جس کی طلب اُس کو ہے
،دل کا عمل
،روح کی صداقت
لیوں کا اقرار۔

14

اور حق تعالیٰ کے حضور اپنی نذریں ادا کر۔
یہی ہے جو وہ چاہتا ہے—فرمانبرداری۔

15

اور مصیبت کے دن مجھ سے فریاد کر .
میں تجھے ربائی بخشوں گا، اور تُو میری تمجید کرے گا.
پس اے عزیزو، دیکھو، خُداوند نے اُن سے کلام کیا
،جو بظاہر دیندار اور ظاہری رسوم کے پابند تھے
لیکن اُن کے دل اُس کی طرف مائل نہ تھے۔
اب وہ اُن کی طرف متوجہ ہوتا ہے
—جن کی زندگیاں بے راہ روی اور شرارت سے بھری ہوئی تھیں
اگرچہ وہ بھی شاید مذہب کے ظاہری لبادے میں لپٹے ہوئے تھے۔

اَوّل وہ اُس پہلے تختہ شریعت کی طرف اشارہ کرتا ہے
"جو فرماتا ہے: "تُو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دل سے محبت رکھ
اور جتلاتا ہے کہ بیلوں اور مینڈھوں کی قربانیاں
خُدا کو بھُلا دینے کا کفارہ نہیں ہو سکتیں۔
پھر وہ دوسرے تختہ کی طرف رجوع کرتا ہے
اور ثابت کرتا ہے کہ قربانی کی کثرت
خُلقِ خدا کے ساتھ کی جانے والی بے انصافی کا بدل نہیں ہو سکتی۔

16

لیکن شریعہ سے خُدا فرماتا ہے .
"تجھے کیا حق ہے کہ تُو میرے آئین بیان کرے"
"یا میرے عہد کو اپنے منہ میں لے؟"
اگر تُو لاوی کے قبیلہ سے بھی ہو
تو بھی تیری بے قدسی تجھے میرے فرمانوں کے اعلان سے معزول کرتی ہے۔
جب تیرا منہ بہتان سے بھرا ہوا ہو
تو تُو کیسے جرأت کرے کہ اُسی زبان سے میرے عہد کی بات کرے؟

17

چونکہ تُو تربیت سے عداوت رکھتا ہے .
اور میرے کلام کو پیٹھ پیچھے ڈال دیتا ہے۔
گویا وہ ناقابلِ اعتناء اور قابلِ حقارت چیزیں ہوں۔
"کیا تُو میری پرستش کی بات کرتا ہے"
"جبکہ تُو میرے کلام کو نظر انداز کرتا ہے؟"
بیشک، یہ بہت ہی بولناک بات ہے
کہ آدمی عہد، فضل کے عقائد، یا مذہبی رسوم کا دعویٰ کرے
لیکن خُدا کے کلام کے کچھ حصے ایسے ہوں جن سے وہ روگردانی کرے۔

اگر کبھی میں کسی ایسی آیت سے دوچار ہوں
،جس سے مجھے خوف محسوس ہو
تو میں اپنے آپ سے خائف ہو جاتا ہوں۔
اگر میں اُس آیت کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہوں
،تو ضرور ہے کہ میرا دل اُس کے خلاف جھگڑ رہا ہے
کیونکہ وہ آیت مجھ سے جھگڑ رہی ہے۔
اور کیونکر ہم گمان کریں
کہ ہماری قربانیاں مقبول ہوں
جب ہم اُس کے کسی کلام کو پیٹھ پیچھے ڈال دیں؟

18

جب تُو نے چور کو دیکھا .
 تو اُس کے ساتھ رضا مندی کی
 اور زانیوں کے ساتھ شریک ہوا۔
 "جب تُو نے چور کو دیکھا، تو اُسے جھٹلایا نہیں، بلکہ اُس کے ساتھ موافقت کی"
 بعض نامی پربیزگار بھی یہی کرتے ہیں۔
 اگرچہ وہ خود چوری نہ کریں
 تو بھی اپنے کارندوں سے جھوٹ لکھواتے ہیں
 دوسروں کی بدکاری میں شریک ہوتے ہیں۔
 "اور تُو زانیوں کا ساتھی ہوا۔"
 کیا کوئی شخص مذہبی ہونے کا دعویٰ کرے
 اور پھر ایسا کرے؟
 —میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں
 وہ خُدا کی جماعت میں گھس آتے ہیں
 ناپاک اور ناپربیزگار
 پھر بھی خُدا کے لوگوں کے ساتھ بیٹھتے اور گاتے ہیں۔
 اور جو شخص فحش باتوں کو سنتا ہے
 یا بے حیائی پر ہنستا ہے
 وہ بھی اُن زانیوں کا شریک ہے —چاہے جزوی طور پر سہی۔

19

تُو نے اپنی زبان کو شرارت دی .
 اور تیرا منہ فریب بناتا ہے۔
 کتنے ہی لوگ یہ کرتے ہیں
 اور پھر بھی خُدا کے فرزند ہونے کا زعم رکھتے ہیں؟
 وہ دوسروں کی شہرت کو بے رحمی سے برباد کرتے ہیں
 جھوٹی خبریں پھیلاتے ہیں—خواہ خود گھڑتے نہ ہوں
 اور پھر بھی اپنے آپ کو خُدا کے لوگ کہتے ہیں

20

تُو بیٹھ کر اپنے بھائی پر عیب جوئی کرتا ہے .
 اپنی ماں کے بیٹے پر بہتان باندھتا ہے۔
 جب ایک زبان بہتان کی عادی ہو جائے
 تو وہ کسی کو بھی نہیں بخشتی
 نہ عزیز، نہ قریب
 سب اُس کی زہریلی باتوں کا شکار ہوتے ہیں۔
 پہلے غیبت، پھر صریح جھوٹ.
 ہائے، کیسی تباہی ہے
 اِجو اس عادت سے دنیا میں برپا ہے
 اور کیا ہم خود کو خُدا کے لوگ کہہ سکتے ہیں
 جب ہم دوسروں کے خلاف جھوٹی باتوں کے دلدادہ ہیں؟

کیا ہم نے وہ کلام بھلا دیا ہے
 تمام جھوٹے اُس جھیل میں جائیں گے جو آگ اور گندھک سے جلتی ہے؟"
 اگر ہم جھوٹ سے محبت رکھتے ہیں
 تو جہاں خُدا ہے
 —وہاں ہم کبھی نہیں پہنچ سکتے
 چاہے ہم اُس کے حضور کتنا ہی تقویٰ ظاہر کریں۔

21

تُو نے یہ سب کچھ کیا، اور میں خاموش رہا۔
 خُداوند، اپنی حلیم مزاجی میں
 ان گناہگاروں کو برداشت کرتا ہے۔
 "تُو نے خیال کیا کہ میں بھی تیرے ہی مانند ہوں۔"
 یہی وہ دلیری ہے جو بعض لوگوں میں آتی ہے
 ہونہ! نبی تو تقدس کی باتیں بڑھا چڑھا کر کہتے ہیں

"تُو خُدا کی خدمت تو کر سکتا ہے، لیکن بالآخر ہماری مانند جی سکتا ہے۔"
 جب تک ہم خُدا کو دہیکی دیتے ہیں، یہ پروا نہیں کہ ہم نے اپنا مال کیسے حاصل کیا۔ اگر ہم اُسے بیل قربان کریں، وہ راضی"
 "ہو جائے گا۔"

ہائے افسوس! لوگ اپنے خُدا کو کس درجہ پست کرتے ہیں
 قدیم زمانہ میں بعض نے اُسے بیل کی مانند جانا جس کے سینگ اور کُھر ہوں
 لیکن آج کے لوگ اُسے اپنی مانند سمجھتے ہیں—اور یہ گناہ اُس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

21

تُو نے خیال کیا کہ میں تیرے ہی مانند ہوں، لیکن میں تجھے ملامت کروں گا۔
 اور تیرے گناہوں کو تیری آنکھوں کے سامنے ترتیب دوں گا۔
 "میں تیرے گناہوں کو تیرے سامنے کھول کھول کر رکھوں گا"
 "ہر ایک کو علیحدہ شمار کروں گا: ایک یہ، دوسرا وہ۔"
 "میں انہیں ترتیب سے لگاؤں گا، جیسے کوئی بولناک لشکر صف آرا ہوتا ہے۔"
 "میں تجھے دکھاؤں گا کہ اگرچہ میں نے برداشت کی"
 تو بھی میں نہ بہرہ تھا نہ نابینا۔
 "میں نے سب کچھ دیکھا، سنا، اور نوشت کر رکھا ہے۔"
 ہائے افسوس! کیسا اندوہناک منظر ہے
 اُن ناپاک اقرار کرنے والوں کے لیے
 جو کلیسیا کے رکن تو ہیں، مگر خُدا کے نہیں۔

22

اب سنبھل جاؤ، اے خُدا کو فراموش کرنے والو۔
 ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں چیر ڈالوں، اور کوئی بچانے والا نہ ہو۔
 اکیسی بولناک اور خوف انگیز تنبیہ ہے یہ
 خُدا کبھی محض ڈرانے کی خاطر دھمکاتا نہیں
 اور اُس کے خادم جب غضب الہی کا ذکر کریں
 تو نرم الفاظ اور مخملی زبان سے نہ کریں۔
 کیونکہ، جیسا کہ جارج وائیٹ فیلڈ اشکبار آنکھوں اور بلند ہاتھوں سے کہا کرتا
 "اوہ! آنے والا غضب! آنے والا غضب—وہ کیسا بولناک ہو گا"
 اور خُدا خود فرماتا ہے
 "خبر دار! اے خُدا کو بھولنے والو، مبادا میں تمہیں چیر ڈالوں، اور کوئی نہ ہو جو رہائی دے"

اور پھر، یہ زیور ایک نہایت شیریں اور فضل سے معمور وعدہ پر ختم ہوتا ہے
 —جو گویا اُس طوفان کی گرج کے بیچ سے شبنم کی بوندوں کی مانند برستا ہے

23

جو شکرگزاری کی قربانی گزرا تھا ہے، وہی میری تمجید کرتا ہے؛
قربانیوں سے بڑھ کر خداوند کو وہ دل پسند ہے
جو زبانِ حمد سے معمور ہو۔

23

اور جو اپنی روش کو درست رکھتا ہے۔
—یعنی وہ شخص جو خدا کی نظر میں پاکیزہ زندگی گزارنے کی سعی کرتا ہے
اسی پر میں خدا کی نجات ظاہر کروں گا۔
اگر اُسے نجات کی حاجت ہے
تو چاہے وہ اپنی روش کو سنوارے جتنا بھی
سب کچھ خالص فضل کے سبب سے ہی پائے گا۔
اُس کی اپنی کوئی خوبی نہ ہو گی۔
پر خدا فرماتا ہے:
"جہاں میں اپنے فضل سے کسی کو راستبازی کی طرف مائل کرتا ہوں"
"وہیں میں اُس پر رفتہ رفتہ اور بالآخر مکمل طور پر اپنی نجات ظاہر کروں گا۔"

جزقی ایل 36:21-38

21

- لیکن مجھے اپنے پاک نام پر ترس آیا، جسے بنی اسرائیل نے اُن قوموں میں جن کے پاس وہ گئے، ناپاک کیا تھا۔

22

- اس لئے تُو بنی اسرائیل کے گھرانے سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے، اے بنی اسرائیل! میں یہ تمہارے واسطے نہیں کرتا،
بلکہ اپنے پاک نام کی خاطر کرتا ہوں، جسے تم نے اُن قوموں میں ناپاک کیا، جہاں جہاں تم گئے۔

23

- اور میں اپنے بڑے نام کو مقدس کروں گا، جو قوموں میں ناپاک ہوا، جسے تم نے اُن کے درمیان ناپاک کیا۔ اور قومیں جان لیں
گی کہ میں خداوند ہوں، خداوند خدا فرماتا ہے، جب میں اُن کی آنکھوں کے سامنے تم میں اپنے آپ کو مقدس ٹھہراؤں۔

24

- کیونکہ میں تمہیں قوموں میں سے نکال لاؤں گا، اور تمہیں سب ملکوں سے جمع کر کے، تمہیں تمہارے ملک میں لے آؤں گا۔

یہ ہے وہ بے نظیر فضل
کہ وہی قوم، جو اپنے گناہوں کے سبب دیس بدر ہوئی
اور جنہوں نے پردیسیوں میں خدا کے نام کی توہین میں اضافہ کیا
وہی خدا کے رحم و کرم کی جلوہ گری کے وسیلہ سے
اسی خدا کے نام کو عزت دے گی
جسے اُس نے خود ناپاک کیا تھا۔

25

- تب میں تم پر صاف پانی چھڑکوں گا، اور تم پاک ہو جاؤ گے۔ تمہاری سب ناپاکیوں اور تمہارے سب بُتوں سے میں تمہیں پاک
کروں گا۔

26

- اور میں تمہیں نیا دل دوں گا، اور تمہارے باطن میں نئی روح ڈالوں گا۔ اور میں تمہارے جسم میں سے سنگ دل کو نکال کر، گوشت کا دل تمہیں عطا کروں گا۔

فضلِ الہی کی اس بارانِ رحمت میں، وہی جن پر عدالت نازل ہوئی، اب اُس رحمت کے پیالے سے سیراب ہوں گے۔
خدا اُن کی ناپاکی کو دھو ڈالے گا، اُن کا سخت دل نرم کر دے گا، اور انہیں اپنی پاک روح کے ذریعہ نئی زندگی بخشے گا۔

اب غور کرو کہ یہ تمام باتیں اُن لوگوں سے کہی گئیں جو ان نعمتوں کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔ اگر وہ چاہتے تو اُن کے دل پتھر کے نہ کہلائے جاتے، بلکہ وہ خدا کے خلاف تھے — وہ اُس کے دشمن تھے — اور پھر بھی خدا اپنی رحمت کی خودمختاری میں یہ بابرکت اعلان فرماتا ہے کہ وہ انہیں نیا دل اور صحیح روح دے گا۔

ممکن ہے کہ آج رات اس گھر میں کچھ ایسے ہوں، اور میں دعا گو ہوں کہ ہوں، جو اسرائیل کے خدا سے بیگانہ ہیں، جو اگر خدا کے بیٹے کے متعلق کچھ جانتے بھی ہوں تو صرف اتنا کہ وہ اُس کے خلاف ہیں۔ خدا کی ابدی قدرت اُن میں طاقتور ہو کہ آج رات انہیں وہ نیا دل اور صحیح روح عطا فرمائے، جیسا کہ قدیم کلام میں آیا ہے، "میں اُن سے پایا گیا جو مجھے نہ ڈھونڈتے تھے۔" وہ آسکتے ہیں اور بن سکتے ہیں ایک قوم جو قوم نہ تھی۔ اے رب! تیرا فضل ایسا کر دے۔

27

۔ اور میں اپنی روح تمہارے اندر رکھوں گا
صرف نیا روح نہیں بلکہ میری روح۔ خدا خود اُن دلوں میں بسانا چاہتا ہے جو کبھی شیطان کے لئے گڑھ تھے۔

28-27

- اور میں اپنی روح تمہارے اندر رکھوں گا، اور تمہیں اپنے احکام میں چلاؤں گا، اور تم میرے فیصلے مانو گے اور اُن پر عمل کرو گے۔ اور تم اس زمین میں رہو گے جو میں نے تمہارے آبا کو دی تھی؛ اور تم میری قوم ہو گے اور میں تمہارا خدا۔

جو اس خودمختار انداز میں بولتا ہے وہ خدا ہی ہے۔ اُس نے پہلے جہاں کی تخلیق کی، اور دوسری تخلیق میں وہ اپنے مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے، ہم پر ویسے قابو پاتا ہے جیسے مٹہ ساز اپنے مٹی پر۔ یہ وعدہ یہودی قوم کے لیے ہے، مگر بے شمار دوسروں میں بھی پورا ہوتا ہے جہاں خدا اپنی محبت کے منصوبے اسی خودمختاری سے پورے کرتا ہے۔

29

- میں تمہیں تمہاری سب ناپاکیوں سے بھی نجات دوں گا؛ اور اناج کا طلب کروں گا، اور اسے بڑھاؤں گا، اور تم پر قحط نہیں پڑے گا۔

جہاں روحانی رحمت دی جاتی ہے، وہاں دنیاوی رحمت بھی ساتھ آتی ہے۔

36-30

- میں درخت کا پھل اور کھیت کی برکت بڑھاؤں گا، تاکہ تمہیں قوموں کے درمیان قحط کا کوئی ذلت نہ ہو۔ پھر تم اپنے برے راستوں کو یاد کرو گے، اور اپنی برائیوں اور گناہوں کے سبب خود سے نفرت کرو گے۔ میں یہ سب تمہارے لیے نہیں کرتا، خداوند خدا فرماتا ہے۔ اے بنی اسرائیل، تم اپنی راہوں کی وجہ سے شرمندہ اور رسوا ہو جاؤ۔ خداوند خدا فرماتا ہے، جس دن میں تمہیں تمہارے سارے گناہوں سے پاک کر دوں گا، تب تم شہروں میں بسو گے اور ویران جگہیں آباد ہوں گی۔ ویران زمین کھیتی جائے گی، جو سب کے نظر میں ویران تھی۔ اور وہ کہیں گے، یہ ویران زمین اب جنت کی مانند ہو گئی ہے، اور ویران و خستہ شہر محصور ہو کر آباد ہو گئے ہیں۔ پھر تمہارے ارد گرد جو قومیں بچی ہوں گی وہ جان لیں گی کہ میں، خداوند، تباہ شدہ جگہیں بناتا ہوں، اور ویران کو باغات میں بدل دیتا ہوں۔ میں، خداوند، نے کہا اور کروں گا۔

نماز ہمیشہ خدا کے کام کے ساتھ چلے گی۔ جہاں خدا نجات دے گا، وہ لوگوں کو دعا میں مشغول کرے گا۔ جو نجات پاتے ہیں وہ دوسروں کے لیے سفارش کرتے ہیں، اور جو نجات پانے والے نہیں، وہ اس برکت کی طلب کرتے ہیں، اور برکت آتی ہے۔ جیسے کالے بادل بارش کی نوید دیتے ہیں، ویسے ہی دعا کی روح جمع ہونا آنے والی برکت کی پیشگوئی کرتی ہے۔ آسمان و "زمین فنا ہو سکتے ہیں، مگر یہوواہ کا یادگار ہمیشہ یہ ہے کہ "وہ خدا ہے جو دعا سنتا ہے۔"

وہی خدا ہے جس کا بازو ہمیشہ انسان کی دعا سے حرکت میں آتا ہے۔ کیا موسیٰ ان کے اور غضب کے درمیان کھڑا نہ ہوا تھا، یہاں تک کہ خدا نے کہا، "مجھے اکیلا چھوڑ دے"، گویا کہا، "جب تک تم دعا کرتے ہو، میں انہیں تباہ نہیں کر سکتا۔" کیا ایلیا نے اپنی دعا سے آسمان کے دروازے بند اور کھولے نہیں؟ جو خدا سے ایمان کے ساتھ پوچھنا جانتے ہیں ان کے لیے کچھ ناممکن نہیں۔

37

- خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے: میں پھر بھی بنی اسرائیل کے گھر سے پوچھا جاؤں گا کہ میں اُن کے لئے یہ کام کروں۔ میں انہیں بھیڑ کی مانند انسانوں سے بڑھا دوں گا۔

اس وعدے کو سنبھالو، کلیسیا کے ارکان، اور خدا سے زور دے کر دعا کرو کہ وہ ہمیں چند نہیں بلکہ بہت سارے اضافے دے۔
"میں انہیں بھیڑ کی مانند انسانوں سے بڑھاؤں گا۔"

38

۔۔ جیسے مقدس بھیڑ، جیسے یروشلم کی بڑی بھیڑ اُس کے تہواروں میں جب بے شمار بکریاں یروشلم لائی جاتی تھیں تاکہ وہ عید فصح منائیں۔ اے خدا! ایسی کثرت کلیسیا کو عطا فرما۔

38

- اور ویراں شہر انسانوں کے بھیڑ سے بھر جائیں گے؛ اور وہ جانیں گے کہ میں خُداوند ہوں۔